کلام

مجسم

لیگنئیر

علم المسیح کا بیان

ہوا

کلام مجسم ہوا

لیگنئیر علم المسیح کا بیان

لیگنئیر منسٹریز

کلام مجسم ہوا: لیگنئیر کا علم المسیح کا بیان
کاپی رائٹ:© لیگنئیر منسٹریز
دوسرا ایڈیشن
لیگنئیر منسٹریز سے شائع: 421 Ligonier Court, Sanford, FL 32771
Ligonier.org | ChristologyStatement.com
بائبل کے تمام حوالہ جات اُردو بائبل سے لئے گئے ہیں
کاپی رائٹ:© پاکستان بائبل سوسائٹی
جملہ حقوق محفوظ ہیں
ISBN: 9781567698145

آر۔ سی۔ سپرول

لیگنئیر منسٹریز
بہار 2016

دیباچہ | لیگنئیر علمِ المسیح کا بیان

مسیح کون ہے ؟ غالباً ہر ایک بالغ شخص اس کے بارے میں کوئی نہ کوئی رائے قائم رکھتا ہے۔ شاید یہ آرا سطحی، نادان یا صریحاً بدعتی ہوں۔ مسیح کی بابت محض آرا کی نسبت سچائی اہم ہے اور یہ دائمی طور پر اہم ہے۔ جو مسیحی ہیں وہ مسیح اور اُسکے شاگردوں کی پیروی کا اقرار کرتے ہیں۔ وہ علمِ المسیح یعنی مسیح کا ایک عقیدہ رکھتے ہیں جو مسیح کے بارے میں اُنکے نقطہ نظر کا عکاس ہے۔ علمِ المسیح کو ضمنی طور پر یا صریحاً بیان کیا جا سکتا ہے۔ یہ بائبلی مکاشفہ کی گہرائی اور کلام پر تاریخی مسیحی سوچ کی نمائندگی کر سکتا ہے یا پھر یہ خُدا کے کلام سے بے ربط افسانوی ہو سکتا ہے۔ لیکن کوئی بھی اقراری مسیحی علمِ المسیح سے قاصر نہیں ہو سکتا۔

چونکہ مسیحیت کے لئے مسیح کی پیروی کرنا مرکزی ہے، صدیوں سے کلیسیا نے تخیلات کے برعکس مسیح کی تاریخ اور پاک نوشتوں پر مبنی مسیح کی منادی کرنے کے لئے جانفشانی کی ہے۔ نقائیہ کے عقیدے، کیلسدون کے عقیدے، ہائیڈل برگ کیٹی کیزم اور ویسٹ منسٹر اقرار الایمان جیسی تاریخی دستاویزات میں مسیحیوں نے مسیح کے بارے میں بائبل کی مفصل تعلیم دی ہے۔

عصرِ حاضر میں اکثر ایسی تحریری دستاویزات کو نظر انداز کیا اور اِنہیں سمجھنے میں غلطی کی جاتی ہے جو مسیح کی شخصیت اور کام کے بارے میں اخلاط کا سبب بنتی ہے۔ مسیح کے جلال اور اُسکے لوگوں کی ترقی کے لئے لیگنئیر علمِ المسیح کے بیان کو مسیحی کلیسیا کے تاریخی، راسخ العقیدہ اور بائبلی علمِ المسیح کے احاطہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے جو اقرار کے لئے سادہ و آسان اور کلیسیا کے مستحکم ایمان کی تعلیم کے لئے مفید و مددگار ہو اور مختلف کلیسیاؤں کے ایمانداروں کے لئے مشترک ایمان کا اقرار ہو کہ وہ بشارتی خدمت کے لئے اکٹھے ہو سکیں۔ یہ بیان تاریخی عقائد و اقرار الایمان کا بدل نہیں بلکہ اُن میں مسیح کی شخصیت اور کاموں کی مجموعی تعلیم کو اپنے اندر ضم کر کے پیش کرتا ہے۔ مسیح اِسے اپنی بادشاہی کے لئے استعمال کرے۔

خُدا کے مجسم بیٹے اور ہمارے نبی، کاہن اور بادشاہ کے نام میں

ہم خُدا کے مجسم ہونے کے بھید اور معجزہ
کا اقرار کرتے ہیں اور مسیح یسوع ہمارے خُداوند کے ذریعے
اپنی نجات کے لئے شادمان ہوتے ہیں
باپ اور روح القدس کے ساتھ،
بیٹے نے تمام چیزیں پیدا کیں، وہ تمام چیزوں کو سنبھالتا ہے
اور تمام چیزوں کو نیا بناتا ہے۔
حقیقی خُدا ہے اور حقیقی انسان بنا ایک شخصیت میں دو ذاتیں رکھتا ہے
وہ کنواری مریم سے پیدا ہوا
اور ہمارے درمیان رہا
مصلوب ہوا، مر گیا اور دفن ہوا
تیسرے دن زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گیا
دوبارہ جلال میں عدالت کرنے آئے گا۔
ہمارے لئے اُس نے شریعت کو پورا کیا
ہمارے گناہوں کا فدیہ دیکر خُدا کے قہر کے مطالبہ کو پورا کیا
ہماری گندی دھجیوں کو لیکر ہمیں اپنی راستبازی دی
وہ ہمارا نبی، کاہن اور بادشاہ ہے
اپنی کلیسیا کو قائم کر رہا ہے
ہماری شفاعت کرتا اور تمام چیزوں پر حکومت کرتا ہے
ہم اُس کے پاک نام کی تمجید کرتے ہیں

آمین۔

تصدیق

اور

تردید

بائبل کے ثبوتوں کے ساتھ

شق 1 ہم تصدیق کرتے ہیں کہ یسوع خُدا کے ابدی بیٹے کی تاریخ میں مجسم ہوا۔[1]

ہم تردید کرتے ہیں کہ مسیح محض انسان ہے یا ابتدائی کلیسیا کی ایک افسانوی مخلوق ہے۔

شق 2 ہم تصدیق کرتے ہیں کہ ابدی طور پر مولود بیٹا تثلیث کی وحدت میں باپ اور روح القدس کے ساتھ ہم جوہر (*homoousios*)، یکساں اور ہم دوام ہے۔[2]

ہم تردید کرتے ہیں کہ بیٹا محض باپ جیسا ہے (*homoiousios*) یا پھر یہ کہ وہ صرف باپ کا لے پالک بیٹا ہے۔ ہم وجودیاتی تثلیث میں بیٹے کی باپ سے ابدی ماتحتی کی تردید کرتے ہیں۔

شق 3 ہم تصدیق کرتے ہیں نقائیہ اور کیلسدون کے عقیدوں کے ہمراہ کہ یسوع مسیح حقیقی خُدا اور حقیقی انسان ہے۔ اُسکی دو ذاتیں ابدی طور پر ایک ہی شخصیت میں متحد ہیں۔[3]

ہم ترید کرتے ہیں کہ بیٹا خلق کیا گیا۔ ہم تردید کرتے ہیں کہ ایک وقت تھا جب بیٹا خُدا نہیں تھا۔ ہم تردید کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کا انسانی جسم اور روح تاریخ میں بیٹے کی تجسیم سے پہلے وجود رکھتے تھے۔

---

1 اِبتدا میں کلام تھا اور کلام خُدا کے ساتھ تھا اور کلام خُدا تھا۔۔۔ اور کلام مُجسّم ہُوا اور فضل اور سچّائی سے معمُور ہو کر ہمارے درمِیان رہا اور ہم نے اُس کا اَیسا جلال دیکھا جَیسا باپ کے اِکلَوتے کا جلال (یوحنا 1 باب 1 اور 14 آیت)۔ مزید دیکھیں زبور 110 کی 1 آیت؛ متی 3 باب 17 آیت؛ 8 باب 28 آیت؛ 16 باب 16 آیت؛ مرقس 1 باب 1 اور 11 آیت؛ 15 باب 39 آیت؛ لوقا 22 باب 70 آیت؛ یوحنا 4 باب 25 تا 26 آیات؛ اعمال 5 باب 42 آیت ؛9 باب 22 آیت؛ گلتیوں 4 باب 4 آیت؛ فلپیوں 2 باب 6 آیت؛ کلسیوں 2 باب 9 آیت؛ عبرانیوں 5 باب 7 آیت؛ 1۔یوحنا 5 باب 20 آیت۔

2 پس تُم جا کر سب قَوموں کو شاگِرد بناؤ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور رُوحُ القُدس کے نام سے بپتِسمہ دو (متی 28 باب 19 آیت)۔ مزید دیکھیں یوحنا 1 باب 18 آیت؛ 3 باب 16 تا 18 آیات؛ 10 باب 30 آیت؛ 20 باب 28 آیت؛ 2۔کرنتھیوں 13 باب 14 آیت؛ افسیوں 2 باب 18 آیت۔

3 کیونکہ اُلُوہِیّت کی ساری معمُوری اُسی میں مُجسّم ہو کر سکُونت کرتی ہے (کلسیوں 2 باب 9 آیت)۔ مزید دیکھیں لوقا 1 باب 35 آیت؛ یوحنا 10 باب 30 آیت؛ رومیوں 9 باب 5 آیت؛ 1۔ تیمتھیس 3 باب 16 آیت؛ 1.پطرس 3 باب 18 آیت۔

شق4 ہم تصدیق کرتے ہیں کہ اقنومی اتحاد میں یسوع مسیح کی دو ذاتیں ایک شخصیت میں بغیر آمیزش، اُلجھاؤ ،بگاڑ یا تقسیم کے پائی جاتی ہیں۔[4]

ہم تردید کرتے ہیں کہ مسیح کی دو ذاتوں میں امتیاز اُنکو ایک دوسرے سے جُدا کر دیتا ہے۔

شق5 ہم تصدیق کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کی تجسیم میں اُسکی الٰہی اور انسانی ذاتیں اپنے اپنے خواص کو قائم رکھتی ہیں۔ ہم تصدیق کرتے ہیں کہ دونوں ذاتوں کے خواص یسوع مسیح کی ایک ہے شخصیت سے تعلق رکھتی ہیں۔[5]

ہم تردید کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کی الٰہی ذات اپنے خواص انسانی ذات میں منتقل کرتی ہے۔ ہم تردید کرتے ہیں کہ تجسیم میں بیٹا الٰہی ذات کے کسی بھی خواص سے دستبردار ہو گیا ہے۔

شق6 ہم تصدیق کرتے ہیں کہ یسوع مسیح خُدا کی دیدنی صورت ہے، کہ وہ حقیقی انسانیت کا معیار اور یہ کہ ہم اپنی مخلصی میں پورے طور پر اُسکے ہمشکل ہوں گے۔[6]

---

4 شمعُون پطرس نے جواب میں کہا تُو زِندہ خُدا کا بیٹا مسیح ہے۔ یِسُوعؔ نے جواب میں اُس سے کہا مُبارک ہے تُو شمعُون بر یوؔناہ کیونکہ یہ بات گوشت اور خُون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تُجھ پر ظاہِر کی ہے(متی16باب16 تا17 آیات) مزید دیکھیں لوقا1باب35اور43 آیت؛ یوحنا1باب 1 تا3 آیات؛ 8باب58 آیت؛ اعمال 20 باب28 آیت؛ رومیوں1باب3 آیت؛ 9باب5 آیت؛ 2۔ کرنتھیوں8باب9 آیت؛ کلسیوں2باب9 آیت؛ 1۔ تیمتھیس3باب16 آیت؛ 1۔پطرس 3 باب18 آیت؛ مکاشفہ1باب8 آیت؛17باب13 آیت۔

5 وَیسا ہی مِزاج رکھّو جَیسا مسیح یِسُوعؔ کا بھی تھا۔ اُس نے اگرچہ خُدا کی صُورت پر تھا خُدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چِیز نہ سمجھا۔ بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دِیا اور خادِم کی صُورت اِختیار کی اور خادِم کی صُورت اِختیار کی اور اِنسانوں کے مُشابِہ ہو گیا۔(فلپیوں2باب5 تا7 آیات)۔ مزید دیکھیں متی9باب10 آیت؛16باب16 آیت؛19باب28 آیت؛یوحنا1باب1 آیت؛ 11باب27اور35 آیت؛20باب28 آیت؛رومیوں1باب3 تا4 آیات؛ افسیوں1باب20 تا22 آیات؛ کلسیوں1باب16 تا17 آیات؛2باب 9 تا10 آیات؛1۔ تیمتھیس3باب16 آیت؛ عبرانیوں1باب3اور8 تا9 آیات؛.1پطرس3باب18 آیت؛2۔ پطرس1باب1 آیت۔

6 وہ اَن دیکھے خُدا کی صُورت اور تمام مخلُوقات سے پہلے مَولُود ہے۔ کیونکہ اُسی میں سب چِیزیں پَیدا کی گئیں۔ آسمان کی ہوں یا زمِین کی۔ دیکھی ہوں یا اَن دیکھی۔ تخت ہوں یا رِیاستیں یا حُکُومتیں یا اِختیارات۔ سب چِیزیں اُسی کے وسِیلہ سے اور اُسی کے واسطے پَیدا ہُوئی ہیں۔(کلیسوں1باب15 تا16 آیات) مزید دیکھیں رومیوں8باب29 آیت؛ 2۔ کرنتھیوں4باب4 تا6 آیات؛افسیوں4باب20 تا24 آیات؛ عبرانیوں1باب3 تا4 آیات۔

ہم تردید کرتے ہیں کہ یسوع مسیح حقیقی انسان سے کم تر تھا یعنی وہ انسان معلوم ہوتا یا پھر وہ عقلی روح نہیں رکھتا تھا۔ ہم تردید کرتے ہیں کہ اقنومی اتحاد میں بیٹے نے انسانی شخصیت اختیار کی نہ کہ انسانی ذات۔

شق 7 ہم تصدیق کرتے ہیں یسوع مسیح بطورِ حقیقی انسان اپنی پستی کی حالت میں انسانی ذات کی ساری فطری حدود اور عمومی کمزوریاں رکھتا تھا۔ ہم تصدیق کرتے ہیں کہ وہ ہر لحاظ سے ہماری طرح بنا مگر وہ گناہ سے مُبّرا تھا۔[7]

ہم تردید کرتے ہیں کہ یسوع مسیح نے گناہ کیا۔ ہم تردید کرتے ہیں کہ یسوع مسیح نے دُکھوں، آزمایشوں اور سختیوں کا حقیقی تجربہ نہیں کیا۔ ہم تردید کرتے ہیں کہ گناہ اُسکی حقیقی انسانیت میں جبلی ہے یا یہ کہ یسوع مسیح کی بے گناہی اُسکے حقیقی انسان ہونے کے ساتھ ناموافقت رکھتی ہے۔

شق 8 ہم تصدیق کرتے ہیں کہ تاریخی یسوع مسیح روح القدس کی قدرت سے معجزانہ طور پر پیٹ میں پڑا اور کنواری مریم سے پیدا ہو۔ ہم کیلسدونی عقیدے کے ہمراہ تصدیق کرتے ہیں کہ مریم محض اس ضمن میں واجب طور پر خُدا کی ماں (*theotokos*) کہلاتی ہے کہ جس بچے کو اُس نے جنم دیا وہ خُدا کا مجسم بیٹا اور تثلیث کا دوسرا اقنوم ہے۔[8]

---

7 پس اُس کو سب باتوں میں اپنے بھائیوں کی مانِند بننا لازِم ہُؤا تا کہ اُمّت کے گُناہوں کا کفّارہ دینے کے واسطے اُن باتوں میں جو خُدا سے عِلاقہ رکھتی ہیں ایک رحم دِل اور دِیانت دار سردار کاہِن بنے۔ کیونکہ جِس صُورت میں اُس نے خُود ہی آزمایش کی حالت میں دُکھ اُٹھایا تو وہ اُن کی بھی مدد کر سکتا ہے جِن کی آزمایش ہوتی ہے۔ (عبرانیوں 2 باب 17 تا 18 آیات)۔ مزید دیکھیں، میکاہ 5 باب 2 آیت؛ لوقا 2 باب 52 آیت؛ رومیوں 8 باب 3 آیت؛ گلتیوں 4 باب 4 آیت؛ فلپیوں 2 باب 5 تا 8 آیات؛ عبرانیوں 4 باب 15 آیت۔

8 چھٹے مہِینے میں جبرآئیل فرِشتہ خُدا کی طرف سے گلِیل کے ایک شہر میں جِس کا نام ناصرۃ تھا ایک کُنواری کے پاس بھیجا گیا۔ جِس کی منگنی داؤُد کے گھرانے کے ایک مَرد یُوسف نام سے ہُوئی تھی اور اُس کُنواری کا نام مریمؔ تھا (لوقا 1 باب 26 تا 27 آیات)۔ مزید دیکھیں متی 1 باب 23 آیت؛ 2 باب 11 آیت؛ لوقا 1 باب 31، 35 اور 43 آیت؛ رومیوں 1 باب 3 آیت؛ گلتیوں 4 باب 4 آیت۔

ہم تردید کرتے ہیں کہ یسوع مسیح نے اپنی الٰہی ذات مریم سے حاصل کی یا مسیح کی بے گناہی مریم سے استخراج ہے۔

شق9 **ہم تصدیق کرتے ہیں کہ یسوع مسیح دوسرا آدم ہے جو اپنے مقررہ کام کے ہر اُس پہلو میں کامیاب رہا جہاں پہلا آدم ناکام ہوا۔ یہ کہ یسوع مسیح اپنے لوگوں یعنی مسیح کے بدن کا سر ہے۔**[9]

ہم تردید کرتے ہیں کہ یسوع مسیح نے ساری انسانی فطرت اختیار کی یا اُس کے اندر موروثی گناہ تھا۔

شق10 **ہم تصدیق کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کی عملی اور متحمل فرمانبرداری کی، اُس نے اپنی کامل زندگی میں ہمارے لئے شریعت کے راست مطالبات کو مکمل طور پر پورا کیا اور صلیب پر اپنی موت کے ذریعے ہمارے گناہ کی سزا اپنے اُوپر لی۔**[10]

---

9 پس جس طرح ایک آدمی کے سبب سے گُناہ دُنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے مَوت آئی اور یُوں مَوت سب آدمیوں میں پھَیل گئی اِس لِئے کہ سب نے گُناہ کِیا۔ کیونکہ شریعت کے دِئے جانے تک دُنیا میں گُناہ تو تھا مگر جہاں شریعت نہیں وہاں گُناہ محسُوب نہیں ہوتا۔ تَو بھی آدؔم سے لے کر مُوسیٰ تک مَوت نے اُن پر بھی بادشاہی کی جنہوں نے اُس آدؔم کی نافرمانی کی طرح جو آنے والے کامثِیل تھا گُناہ نہ کِیا تھا۔ لیکن گُناہ کا جو حال ہے وہ فضل کی نِعمت کا نہیں کیونکہ جب ایک شخص کے گُناہ سے بُہت سے آدمی مَر گئے تو خُدا کا فضل اور اُس کی جو بخشِش ایک ہی آدمی یعنی یِسُوعؔ مسیح کے فضل سے پَیدا ہُوئی بہت سے آدمیوں پر ضرُور ہی اِفراط سے نازِل ہُوئی۔ اور جیسا ایک شخص کے گُناہ کرنے کا انجام ہُوا بخشِش کا وَیسا حال نہیں کیونکہ ایک ہی کے سبب سے وہ فَیصلہ ہُوا جس کا نتِیجہ سزا کا حکم تھا مگر بُہتیرے گُناہوں سے اَیسی نِعمت پَیدا ہُوئی جس کا نتِیجہ یہ ہُوا کہ لوگ راست باز ٹھہرے۔ کیونکہ جب ایک شخص کے گُناہ کے سبب سے مَوت نے اُس ایک کے ذرِیعہ سے بادشاہی کی تو جو لوگ فضل اور راست بازی کی بخشش اِفراط سے حاصِل کرتے ہیں وہ ایک شخص یعنی یِسُوع مسیح کے وسِیلہ سے ہمیشہ کی زِندگی میں ضرُور ہی بادشاہی کریں گے۔ غرض جَیسا ایک گناہ کے سبب سے وہ فَیصلہ ہُوا جس کا نتِیجہ سب آدمیوں کی سزا کا حکم تھا وَیسا ہی راست بازی کے ایک کام کے وسِیلہ سے سب آدمیوں کو وہ نِعمت مِلی جس سے راست باز ٹھہر کر زِندگی پائیں۔ کیونکہ جِس طرح ایک ہی شخص کی نافرمانی سے بُہت سے لوگ گُنہگار ٹھہرے اُسی طرح ایک کی فرمانبرداری سے بُہت سے لوگ راست باز ٹھہریں گے۔ اور بِیچ میں شریعت آ مَوجُود ہُوئی تاکہ گُناہ زِیادہ ہو جائے مگر جہاں گُناہ زِیادہ ہُوا وہاں فضل اُس سے بھی نہایت زِیادہ ہُوا۔ تاکہ جِس طرح گُناہ نے مَوت کے سبب سے بادشاہی کی اُسی طرح فضل بھی ہمارے خُداوند یِسُوعؔ مسیح کے وسِیلہ سے ہمیشہ کی زِندگی کے لِئے راست بازی کے ذرِیعہ سے بادشاہی کرے (رومیوں 5 باب 12 تا 21 آیات)۔ مزید دیکھیں 1۔ کرنتھیوں 15 باب 22 اور 45 تا 49 آیات؛ افسیوں 2 باب 14 تا 16 آیات؛ 5 باب 23 آیت؛ کلسیوں 1 باب 18 آیت۔

10 کیونکہ جِس طرح ایک ہی شخص کی نافرمانی سے بُہت سے لوگ گُنہگار ٹھہرے اُسی طرح ایک کی فرمانبرداری سے بُہت سے لوگ راست باز ٹھہریں گے (رومیوں 5 باب 19 آیت)۔ مزید دیکھیں متی 3 باب 15 آیت؛ یوحنا 8 باب 29 آیت؛ 2۔ کرنتھیوں 5 باب 21 آیت؛ فلپیوں 2 باب 8 آیت؛ عبرانیوں 5 باب 8 آیت۔

ہم تردید کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کسی بھی نقطہ پر فرمانبرداری یا شریعت کو پورا کرنے میں ناکام ہوا۔ ہم تردید کرتے ہیں کہ اُس نے شریعت کو منسوخ کر دیا ہے۔

شق 11 ہم تصدیق کرتے ہیں کہ صلیب پر یسوع مسیح نے اپنے لوگوں کے لئے سزا کے طور پر عوضی کفارہ ادا کیا، خُدا کے قہر کو ٹال کر خُدا کے انصاف مطالبہ کو پورا کیا اور گناہ، موت اور شیطان پر فتحیاب ہوا۔[11]

ہم تردید کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کی موت شیطان کو تاوان کی ادائیگی تھی۔ ہم تردید کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کی موت محض ایک نمونہ، محض شیطان پر فتح یا محض خُدا کی اخلاقی حکمرانی کا مظاہرہ تھی۔

شق 12 ہم تصدیق کرتے ہیں دوہری محسوبیت کی کہ ہمارا گناہ یسوع مسیح سے محسوب کیا گیا اور اُسکی راستبازی ایمان کے وسیلہ ہم سے محسوب کی گئی۔[12]

ہم تردید کرتے ہیں کہ گناہ بغیر عدالت کے نظر انداز کیا گیا۔ ہم تردید کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کی عملی فرمانبرداری ہم سے محسوب نہیں ہوئی۔

---

11 اُسے خُدا نے اُس کے خُون کے باعث ایک اَیسا کفّارہ ٹھہرایا جو اِیمان لانے سے فائِدہ مند ہو تا کہ جو گُناہ پیشتر ہو چُکے تھے اور جن سے خُدا نے تحمُّل کر کے طرح دی تھی اُن کے بارے میں وہ اپنی راست بازی ظاہر کرے۔ بلکہ اِسی وقت اُس کی راست بازی ظاہِر ہو تا کہ وہ خُود بھی عادِل رہے اور جو یِسُوع پر اِیمان لائے اُس کو بھی راست باز ٹھہرانے والا ہو (رومیوں 3 باب 25 تا 26 آیات) ۔ مزید دیکھیں یسعیاہ 53 باب؛ رومیوں 5 باب 6، 8 اور 15 آیات؛ 6 باب 10 آیت؛ 7 باب 4 آیت؛ 8 باب 34 آیت؛ 14 باب 9 اور 15 آیت؛ 1۔ کرنتھیوں 15 باب 3 آیت؛ افسیوں 5 باب 2 آیت؛ 1۔ تھلنیکیوں 5 باب 10 آیت؛ 2 ۔ تیمتھیس 2 باب 11 آیت؛ عبرانیوں 2 باب 14 اور 17 آیت؛ 9 باب 14 تا 15 آیت؛ 10 باب 14 آیت؛ 1۔ پطرس 2 باب 24 آیت؛ 3 باب 18 آیت؛ 1۔ یوحنا 2 باب 2 آیت؛ 3 باب 8 آیت 4 باب 10 آیت۔

12 جو گُناہ سے واقِف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گُناہ ٹھہرایا تا کہ ہم اُس میں ہو کر خُدا کی راست بازی ہو جائیں (2۔ کرنتھیوں 5 باب 21 آیت)۔ مزید دیکھیں متی 5 باب 20 آیت؛ رومیوں 3 باب 21 تا 22 آیات؛ 4 باب 11 آیت؛ 5 باب 18 آیت؛ 1۔ کرنتھیوں 1 باب 30 آیت؛ 2۔ کرنتھیوں 9 باب 9 آیت؛ افسیوں 6 باب 14 آیت؛ فلپیوں 1 باب 11 آیت؛ 3 باب 9 آیت؛ عبرانیوں 12 باب 23 آیت۔

شق 13 ہم تصدیق کرتے ہیں کہ یسوع مسیح تیسرے دن مُردوں میں جی اُٹھا اور بہتوں نے اُسے جسمانی طور پر دیکھا۔[13]

ہم تردید کرتے ہیں کہ یسوع مسیح محض مرتے ہوئے دکھائی دیا، یا پھر صرف اُس کی روح محفوظ رہی، یا پھر اُس کی قیامت محض ایمانداروں کے دِلوں میں واقع ہوا۔

شق 14 ہم تصدیق کرتے ہیں کہ اپنی سرفرازی کی حالت میں یسوع مسیح جی اُٹھنے والوں میں پہلا پھل ہے۔ اُس نے گناہ اور موت پر فتح پائی اور اُسکے ساتھ اپنے اتحاد کی بدولت ہم بھی زندہ کیے جائیں گے۔[14]

ہم تردید کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کا جلالی بدن قبر میں گئے بدن سے مکمل طور پر مختلف تھا۔ ہم تردید کرتے ہیں کہ ہماری قیامت ہمارے بدنوں سے الگ محض روحوں کی قیامت ہو گی۔

شق 15 ہم تصدیق کرتے ہیں یسوع مسیح خُدا باپ کے داہنے ہاتھ اپنے آسمانی تخت پر چڑھ گیا، اب وہ بادشاہ کی حیثیت میں حکومت کرتا ہے اور وہ قدرت اور جلال میں دوبارہ ظاہری طور پر آئے گا۔[15]

---

13 چُنانچہ مَیں نے سب سے پہلے تُم کو وُہی بات پُہنچادی جو مُجھے پُہنچی تھی کہ مسیح کِتابِ مُقدّس کے مُطابِق ہمارے گُناہوں کے لِئے مُؤا۔ اور دفن ہُؤا اور تیسرے دِن کِتابِ مُقدّس کے مُطابِق جی اُٹھا۔ اور کیفا کو اور اُس کے بعد اُن بارہ کو دِکھائی دِیا (1۔ کرنتھیوں 5 باب 3 تا 5 آیات)۔ مزید دیکھیں یسعیاہ 53 باب؛ متی 16 باب 21 آیت؛ 26 باب 32 آیت؛ 28 باب 1 تا 10 آیات؛ یوحنا 21 باب 14 آیت؛ اعمال 1 باب 9 تا 11 آیات؛ 2 باب 25 اور 32 آیت؛ 4 باب 10 آیت؛ 5 باب 30 آیت؛ 10 باب 40 آیت؛ رومیوں 4 باب 24 تا 25 آیات؛ 6 باب 9 تا 10 آیات؛ افسیوں 4 باب 8 تا 10 آیات۔

14 لیکن فی الواقع مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے اور جو سو گئے ہیں اُن میں پہلا پَھل ہُؤا۔۔۔ اَے مَوت تیری فتح کہاں رہی؟ اَے مَوت تیرا ڈنک کہاں رہا؟ (1۔ کرنتھیوں 15 باب 20 اور 55 آیت)۔ مزید دیکھیں رومیوں 5 باب 10 آیت؛ 6 باب 4، 8 اور 11 آیت؛ 1۔ کرنتھیوں 15 باب 23 آیت؛ 2۔ کرنتھیوں 1 باب 9 آیت؛ 4 باب 10 تا 11 آیات؛ افسیوں 2 باب 6 آیت؛ 2۔ تھِسلنیکیوں 2 باب 13 آیت؛ عبرانیوں 2 باب 9 اور 14 آیت؛ یوحنا 3 باب 14 آیت؛ مکاشفہ 14 باب 4 آیت؛ 20 باب 14 آیت۔

15 پس اُنہوں نے جمع ہو کر اُس سے یہ پُوچھا کہ اَے خُداوند! کیا تُو اِسی وقت اِسرائیل کو بادشاہی پِھر عطا کرے گا؟ اُس نے اُن سے کہا اُن وقتوں اور مِیعادوں کا جاننا جِنہیں باپ نے اپنے ہی اِختیار میں رکھّا ہے تُمہارا کام نہیں۔ لیکن جب رُوحُ القُدس تُم پر نازِل ہو گا تو تُم قُوّت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہُودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی اِنتہا تک میرے گواہ ہو گے۔ یہ کہہ کر وہ اُن کے دیکھتے دیکھتے اُوپر اُٹھا لیا گیا اور بدلی نے اُسے اُن کی نظروں سے چُھپا لیا۔ اور اُس کے جاتے وقت جب وہ آسمان کی طرف غَور سے دیکھ رہے تھے تو دیکھو دو مَرد سفید پوشاک پہنے اُن کے پاس آ کھڑے ہُوئے۔ اور کہنے لگے اَے گلیلی مَردو! تُم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو؟ یِہی یِسُوعؔ جو تُمہارے پاس سے آسمان پر

ہم تردید کرتے ہیں کہ یسوع مسیح اپنی آمدِ ثانی کے بارے میں غلطی فہمی کا شکار تھا۔

شق16 ہم تصدیق کرتے ہیں کہ یسوع مسیح نے پنتکست کے دن اپنی روح کو اُنڈیلا اور باپ کے داہنے ہاتھ بیٹھ کر تمام چیزوں پر حکومت کرتا، اپنے لوگوں کی شفاعت کرتا اور اپنی کلیسیا کی تعمیر کرتا ہے جس کا وہ واحد سر ہے۔[16]

ہم تردید کرتے ہیں کہ یسوع مسیح نے روم کے بشپ کو اپنا نائب مقرر کیا یا پھر یسوع مسیح کے علاوہ کوئی اور شخص کلیسیا کا سر ہو سکتا ہے۔

شق17 ہم تصدیق کرتے ہیں کہ تمام لوگوں کی عدالت کرنے مسیح جلال میں دوبارہ آئے گا اور آخر کار اپنے تمام دشمنوں کو فتح کرے گا، موت کو تباہ اور نئے آسمان اور نئی زمین کا اعلان کرے گے جس میں وہ راستبازی سے حکومت کرے گا۔[17]

ہم تردید کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کی دوسری آمد 70 عیسوی میں واقع ہو چکی ہے اور اُسکی آمد اور اس سے منسلک واقعات کو علامتی تصور کرنا چاہیے۔

اُٹھایا گیا ہے اِسی طرح پھر آئے گا جِس طرح تُم نے اُسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے (اعمال 1 باب 6 تا 11 آیات)۔ لوقا 24 باب 50 باب 53 آیات؛ اعمال 1 باب 22 آیت؛ 2 باب 23 تا 35 آیات؛ افسیوں 4 باب 8 تا 10 آیات؛ 1۔ تیمتھیس 3 باب 16 آیت۔

16 اور سب کُچھ اُس کے پاؤں تلے کر دِیا اور اُس کو سب چِیزوں کا سردار بنا کر کلِیسیا کو دے دِیا (افسیوں 1 باب 22 آیت)۔ مزید دیکھیں اعمال 2 باب 23 آیت؛ 1۔ کرنتھیوں 11 باب 3 تا 5 آیات؛ افسیوں 4 باب 15 آیت؛ 5 باب 23 آیت؛ کلسیوں 1 باب 18 آیت۔

17 اور اُس نے ہمیں حکم دِیا کہ اُمّت میں مُنادی کرو اور گواہی دو کہ یہ وُہی ہے جو خُدا کی طرف سے زِندوں اور مُردوں کا مُنصِف مُقرّر کِیا گیا (اعمال 10 باب 42 آیت)۔ مزید دیکھیں یوحنا 12 باب 48 آیت؛ 14 باب 3 آیت؛ اعمال 7 باب 7 آیت؛ 17 باب 31 آیت؛ 2۔ تیمتھیس 4 باب 1 اور 8 آیت۔

شق18 ہم تصدیق کرتے ہیں کہ جو یسوع مسیح کے نام پر ایمان رکھتے ہیں وہ اُسکی ابدی بادشاہی میں قبول کیے جائیں گے لیکن جو اُس پر ایمان نہیں رکھتے وہ دوزخ میں ابدی شعوری سزا پائیں گے۔[18]

ہم تردید کرتے ہیں کہ ہر ایک شخص بچ جائے گا۔ ہم تردید کرتے ہیں کہ وہ جو مسیح پر ایمان لائے بغیر مرتے ہیں وہ معدوم (فنا) ہو جائیں گے۔

شق19 ہم تصدیق کرتے ہیں کہ وہ سب جو یسوع مسیح میں بنایِ عالم سے پیشتر چُنے گئے اور ایمان کے وسیلہ اُس میں پیوست ہیں وہ مسیح سے اور ایک دوسرے سے مسرت بخش رفاقت رکھتے ہیں۔ ہم تصدیق کرتے ہیں کہ یسوع مسیح میں ہم ہر ایک روحانی برکت بشمول تصدیق (راستباز ٹھہرایا جانا)، لے پالک ہونا، تقدیس اور جلال سے استفادہ حاصل کرتے ہیں۔[19]

ہم تردید کرتے ہیں کہ یسوع مسیح اور اُس کا نجات بخش کام جُدا کیے جاسکتے ہیں۔ ہم تردید کرتے ہیں کہ یسوع مسیح سے الگ اُسکے نجات بخش کام میں شریک ہوسکتے ہیں۔ ہم تردید کرتے ہیں کہ ہم یسوع مسیح کے بدن یعنی کلیسیا سے پیوست ہوئے بغیر مسیح سے متحد ہوسکتے ہیں۔

---

18 اِبنِ آدمؔ اپنے فرِشتوں کو بھیجے گا اور وہ سب ٹھوکر کھِلانے والی چیزوں اور بدکاروں کو اُس کی بادشاہی میں سے جمع کریں گے۔ اور اُن کو آگ کی بھٹّی میں ڈال دیں گے۔ وہاں رونا اور دانت پِیسنا ہو گا۔ اُس وقت راست باز اپنے باپ کی بادشاہی میں آفتاب کی مانِند چمکیں گے۔ جِس کے کان ہوں وہ سُن لے۔(متی13 باب41 تا43 آیات) مزید دیکھیں یسعیاہ25 باب6 تا9 آیات؛65 باب17 تا25 آیات؛ 66 باب21 تا23 آیات؛ دانیل 7 باب13 تا14 آیات؛ متی5 باب29 تا30 آیات؛ 10 باب28 آیت؛ 18 باب8 تا9 آیات؛ مرقس9 باب42 تا49 آیات؛ لوقا1 باب33 آیت؛ 12 باب5 آیت؛ یوحنا18 باب36 آیت؛ کلسیوں1 باب13 تا14 آیات؛ 2۔ تھسلنیکوں 1 باب 5 تا10 آیات؛2۔ تیمتھیس4 باب1 اور18 آیت؛ عبرانیوں12 باب28 آیت؛2۔ پطرس1 باب11 آیت؛2 باب4 آیت؛ مکاشفہ20 باب15 آیت۔

19 کیونکہ ہم سب نے خواہ یہُودی ہوں خواہ یُونانی۔ خواہ غُلام خواہ آزاد۔ ایک ہی رُوح کے وسِیلہ سے ایک بدن ہونے کے لِئے بپتِسمہ لِیا اور ہم سب کو ایک ہی رُوح پِلایا گیا۔ (1۔کرنتھیوں12 باب13 آیت)۔ مزید دیکھیں یوحنا14 باب20 آیت؛15 باب4 تا6 آیات؛ رومیوں6 باب6 تا11 آیات؛ 8 باب1 تا2 آیات؛ 12 باب3 تا5 آیات؛ 1۔کرنتھیوں1 باب30 تا31 آیات؛ 6 باب15 تا20 آیات؛ 10 باب16 تا17 آیات؛ 12 باب27 آیت؛ 2۔کرنتھیوں5 باب17 تا21 آیات؛ گلتیوں3 باب 25 تا29 آیات؛ افسیوں1 باب3 تا10 آیات اور22 تا23 آیات؛ 2 باب1 تا6 آیات؛ 3 باب6 آیت؛ 4 باب15 تا16 آیات؛ 5 باب23 اور30 آیت؛ کلسیوں1 باب18 آیت؛ 2 باب18 تا19 آیات۔

شق20 ہم تصدیق کرتے ہیں صرف ایمان کے وسیلہ راستباز ٹھہرائے جانے کے عقیدہ کی جس میں ہماری اپنی اہلیت یا اعمال کے بغیر خُدا فضل کے ایک فعل سے، ہمارے ایمان کے وسیلہ اور صرف یسوع مسیح کی شخصیت اور کام میں ہمیں راستباز ٹھہرانے کا اعلان کرتا ہے۔ ہم تصدیق کرتے ہیں کہ صرف ایمان کے وسیلہ راستباز ٹھہرائے جانے کا انکار کرنا انجیل کا انکار کرنا ہے۔[20]

ہم تردید کرتے ہیں کہ ہمارے اندر فضل کے کسی نفوذ سے ہم راستباز ٹھہرتے ہیں۔ ہم تردید کرتے ہیں کہ صرف اُس وقت راستباز ٹھہرتے ہیں جب ہم فطری طور پر راست بن جاتے ہیں۔ ہم تردید کرتے ہیں کہ راستبازی اب اور ہمیشہ ہماری وفاداری کی بنیاد پر ہو گئی۔

شق21 ہم تصدیق کرتے ہیں تقدیس کے عقیدہ کی کہ خُدا اپنے روح القدس کی قدرت کے ذریعے، مسیح یسوع کے کام کی بنیاد پر، ہمیں گناہ کے تسلط کی طاقت سے رہائی دیکر اپنے بیٹے کے ہمشکل بنانے کے ذریعے بتدریج پاک بناتا ہے۔ ہم تصدیق کرتے ہیں خُدا کے فضل کے ذریعے تقدیس کی جو راستباز ٹھہرائے جانے سے لاینفک طور پر منسلک ہے اگرچہ تقدیس راستباز ٹھہرائے جانے سے مختلف ہے۔ ہم تصدیق کرتے ہیں کہ تقدیس کے اس الٰہی کام میں ہم محض مجہول نہیں مگر فضل کے مقررہ وسائل کے ردّعمل کے لئے ہم گناہ کے اعتبار سے مرنے اور خُداوند کی فرمانبرداری میں جینے کے ذمہ دار ہیں۔[21]

---

20 پس جب ہم اِیمان سے راست باز ٹھہرے تو خُدا کے ساتھ اپنے خُداوند یِسُوعؔ مسیح کے وسِیلہ سے صُلح رکھّیں۔(رومیوں5باب1آیت) ۔ مزید دیکھیں لوقا18باب14 آیت؛ رومیوں3باب24 آیت؛ 4باب5 آیت؛ 5باب10 آیت؛ 8باب30 آیت؛ 10باب4اور10 آیت؛ 1۔کرنتھیوں6باب11 آیت؛ 2۔کرنتھیوں 5باب19اور21 آیت؛گلتیوں2باب16 تا17 آیات؛3باب11اور24 آیت؛5باب4 آیت؛افسیوں1باب7 آیت؛ططس3باب5اور7 آیت۔

21 ہمارے خُداوندیِسُوعؔ مسیح کے خُدااور باپ کی حمد ہوجِس نے ہم کو مسیح میں آسمانی مقاموں پر ہر طرح کی رُوحانی برکت بخشی۔ چُنانچہ اُس نے ہم کو بنایِ عالَم سے پیشتر اُس میں چُن لِیا تاکہ ہم اُس کے نزدِیک مُحبّت میں پاک اور بے عَیب ہوں۔(افسیوں1باب3تا4آیات)۔ یوحنا17باب17 آیت؛ اعمال20باب32 آیت؛ رومیوں6باب 5تا6اور14 آیت؛ 8باب13 آیت؛ 1۔کرنتھیوں6باب11 آیت؛ 2۔کرنتھیوں7باب1 آیت؛ گلتیوں5باب24 آیت؛ افسیوں3باب16 تا19 آیات؛ 4باب 23 تا24 آیات؛فلپیوں3باب10 آیت؛کلسیوں1باب10 تا11 آیات؛2۔ تھسلنیکیوں2باب13 آیت؛عبرانیوں12باب14 آیت۔

ہم تردید کرتے ہیں کہ ایک شخص تقدیس میں فوری طور پر یسوع مسیح سے اتحاد کے پھل کے بغیر راستباز ٹھہر سکتا ہے۔ ہم تردید کرتے ہیں کہ ہمارے نیک اعمال مسیح میں خُدا کو قبول ہونے کی بنا پر راستباز ٹھہرائے جانے کے اہل ہیں۔

شق 22 ہم تصدیق کرتے ہیں کہ یسوع مسیح خُدا اور اُسکے لوگوں کے مابین واحد درمیانی ہے۔ ہم تصدیق کرتے ہیں یسوع مسیح کے مصالحاتی کردار کی جو وہ اپنی پست حالی اور سرفرازی کی حالتوں میں بطورِ نبی، کاہن اور بادشاہ کے کرتا ہے۔ ہم تصدیق کرتے ہیں کہ وہ روح القدس کے ذریعے مسح ہوا تاکہ اپنے مصالحانہ عہدے کی تکمیل کرے جس کے لئے وہ باپ کی طرف سے بُلایا گیا تھا۔[22]

ہم تردید کرتے ہیں کہ خُدا کی کوئی دوسری تجسیم ہوگی یا پھر یسوع مسیح کے علاوہ کوئی اور دوسرا درمیانی ہے یا ہوگا۔ ہم یسوع مسیح کے علاوہ نجات کی تردید کرتے ہیں۔

شق 23 ہم تصدیق کرتے ہیں کہ بطور خُدا کے اعلیٰ نبی یسوع مسیح نبوت کا موضوع و مدعا تھا۔ ہم تصدیق کرتے ہیں کہ یسوع مسیح نے خُدا کی پوری مرضی کو منکشف کیا اور اُسکی منادی کی۔ اُس نے مستقبل کے واقعات کی نبوت کی اور اپنی ذات میں خُدا کے وعدوں کی تکمیل ہے۔[23]

---

22 کیونکہ خُدا ایک ہے اور خُدا اور اِنسان کے بِیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی مسیح یِسُوعؔ جو اِنسان ہے۔(1۔ تیمتھیس 2 باب 5 آیت)۔ مزید دیکھیں ایوب 33 باب 23 تا 28 آیات ؛ لوقا 1 باب 33 آیت؛ یوحنا 1 باب 1 تا 14 آیات؛ 14 باب 6 آیت؛ اعمال 3 باب 22 آیت؛ عبرانیوں 1 باب 1 تا 4 آیات؛ 5 باب 5 تا 6 آیات؛ 9 باب 15 آیت؛ 12 باب 24 آیت۔

23 اور اب اَے بھائیو! مَیں جانتا ہُوں کہ تُم نے یہ کام نادانی سے کِیا اور اَیسا ہی تُمہارے سرداروں نے بھی۔ مگر جِن باتوں کی خُدا نے سب نبِیوں کی زُبانی پیشتر خبر دی تھی کہ اُس کا مسیح دُکھ اُٹھائے گا وہ اُس نے اِسی طرح پُوری کِیں۔ پس تَوبہ کرو اور رجُوع لاؤ تاکہ تُمہارے گُناہ مِٹائے جائیں اور اِس طرح خُداوند کے حضُور سے تازگی کے دِن آئیں۔ اور وہ اُس مسیح کو جو تُمہارے واسطے مُقرّر ہُؤا ہے یعنی یِسُوعؔ کو بھیجے۔ ضرُور ہے کہ وہ آسمان میں اُس وقت تک رہے جب تک کہ وہ سب چِیزیں بحال نہ کی جائیں جِن کا ذِکر خُدا نے اپنے پاک نبِیوں کی زُبانی کِیا ہے جو دُنیا کے شرُوع سے ہوتے آئے ہیں۔ چُنانچہ مُوسیٰ نے کہا کہ خُداوند خُدا تُمہارے بھائیوں میں سے تُمہارے لئے مُجھ سا ایک نبی پَیدا کرے گا۔ جو کُچھ وہ تُم سے کہے اُس کی سُننا۔(اعمال 3 باب 17 تا 22 آیات)۔ مزید دیکھیں متی 20 باب 17 آیت؛ 24 باب 3 آیت؛ 26 باب 7 آیت؛ 24 باب 3 آیت؛ 26 باب 31، 34 اور 64 آیت؛ مرقس 1 باب 14 تا 15 آیات؛ لوقا 4 باب 18 تا 19 اور 21 آیت؛ یوحنا 13 باب 36 آیت؛ 21 باب 22 آیت؛ 1۔ کرنتھیوں 1 باب 20 آیت؛ عبرانیوں 1 باب 2 آیت؛ مکاشفہ 19 باب 10 آیت۔

ہم تردید کرتے ہیں کہ یسوع مسیح نے کسی وقت جھوٹی نبوت کی یا یہ کہ وہ اپنی بابت تمام نبوتوں کی تکمیل میں ناکام رہا اور ناکام ہو گا۔

شق 24 ہم تصدیق کرتے ہیں کہ یسوع مسیح ملکِ صدق کے طور پر ہمارا بڑا سردار کاہن ہے جس نے ہماری خاطر اپنی کامل قربانی گذرانی اور مسلسل باپ کے حضور ہماری شفاعت کرتا ہے۔ ہم تصدیق کرتے ہیں کہ یسوع مسیح اعلیٰ کفارہ کی قربانی کا فاعل و مفعول ہے۔[24]

ہم تردید کرتے ہیں کہ یسوع مسیح لاوی کے قبیلہ سے نہ ہونے اور یہوداہ کے قبیلہ سے تعلق رکھنے کی وجہ سے کاہن کی خدمت کی اہلیت نہیں رکھتا۔ ہم تردید کرتے ہیں وہ ماس میں اپنے آپکو قربانی کے طور پر پیش کرتا ہے حتیٰ کہ بغیر خون کی قربانی ہی سہی۔ ہم تردید کرتے ہیں کہ وہ صرف آسمان پر کاہن بنا نہ کہ زمین پر ایک کاہن تھا۔

شق 25 ہم تصدیق کرتے ہیں کہ بطور بادشاہ یسوع مسیح تمام زمینی اور مافوق الفطرت قوتوں پر حد درجہ اب اور ہمیشہ حکمرانی کرتا ہے۔[25]

---

24 کیونکہ مسیح اُس ہاتھ کے بنائے ہُوئے پاک مکان میں داخِل نہیں ہُوا جو حقیقی پاک مکان کا نمُونہ ہے بلکہ آسمان ہی میں داخِل ہُوا تا کہ اب خُدا کے رُوبرُو ہماری خاطِر حاضِر ہو۔ یہ نہیں کہ وہ اپنے آپ کو بار بار قُربان کرے جِس طرح سردار کاہِن پاک مکان میں ہر سال دُوسرے کا خُون لے کر جاتا ہے۔ ورنہ بِنایِ عالَم سے لے کر اُس کو بار بار دُکھ اُٹھانا ضرُور ہوتا مگر اب زمانوں کے آخِر میں ایک بار ظاہِر ہُوا تا کہ اپنے آپ کو قُربان کرنے سے گُناہ کو مِٹا دے۔ اور جِس طرح آدمیوں کے لِئے ایک بار مَرنا اور اُس کے بعد عدالت کا ہونا مُقرّر ہے۔ اُسی طرح مسیح بھی ایک بار بُہت لوگوں کے گُناہ اُٹھانے کے لِئے قُربان ہو کر دُوسری بار بغَیر گُناہ کے نجات کے لِئے اُن کو دِکھائی دے گا جو اُس کی راہ دیکھتے ہیں۔ (عبرانیوں 9 باب 24 تا 28 آیات)۔ مزید دیکھیں یوحنا 1 باب 36 آیت؛ 19 باب 28 تا 30 آیات؛ اعمال 8 باب 32 آیت؛ 1۔ کرنتھیوں 5 باب 7 آیت؛ عبرانیوں 2 باب 17 تا 18 آیات؛ 4 باب 14 تا 16 آیات؛ 7 باب 25 آیت؛ 10 باب 12 اور 26 آیت؛ 1۔ پطرس 1 باب 19 آیت؛ مکاشفہ 5 باب 6، 8 اور 12 تا 13 آیات؛ 6 باب 1 اور 16 آیت؛ 7 باب 9 تا 10، 14 اور 17 آیت؛ 8 باب 1 آیت؛ 12 باب 11 آیت؛ 13 باب 8 آیت؛ 15 باب 3 آیت۔

25 کیونکہ جب تک کہ وہ سب دُشمنوں کو اپنے پاؤں تلے نہ لے آئے اُس کو بادشاہی کرنا ضرُور ہے۔ (1۔ کرنتھیوں 15 باب 25 آیت) مزید دیکھیں زبور 110؛ متی 28 باب 18 تا 20 آیات؛ لوقا 1 باب 32 آیت؛ 2 باب 11 ویت؛ اعمال 2 باب 25، 29 اور 34 آیت؛ 4 باب 25 آیت؛ 13 باب 22، 34 اور 36 آیت؛ 15 باب 15 آیت؛ رومیوں 1 باب 3 آیت؛ 2۔ تیمتھیس 2 باب 8 آیت؛ عبرانیوں 4 باب 7 آیت؛ مکاشفہ 3 باب 7 آیت؛ 5 باب 5 آیت؛ 22 باب 16 آیت

ہم تردید کرتے ہیں کہ مسیح کی بادشاہی محض دُنیا کی سیاسی بادشاہی ہے۔ ہم تردید کرتے ہیں کہ زمینی حاکم مسیح کو جوابدہ نہیں ہیں۔

شق 26 **ہم تصدیق کرتے ہیں کہ جب یسوع مسیح اپنے تمام دشمنوں کو فتح کر چکے گا تو وہ اپنی بادشاہی باپ کے سپرد کر دے گا۔ ہم تصدیق کرتے ہیں کہ نئے آسمان اور نئی زمین پر خُدا اپنے لوگوں کے ساتھ ہو گا اور ایماندار مسیح کو رُوبرُو دیکھیں گے، اُسکی مانند ہوں گے اور اُس میں ہمیشہ مسرور رہیں گے۔[26]**
ہم تردید کرتے ہیں کہ نسلِ انسانی کے لئے صرف مسیح کے علاوہ کوئی اور اُمید ہے یا پھر نجات کی کوئی اور راہ ہے۔

---

26 اِس کے بعد آخِرت ہو گی۔ اُس وقت وہ ساری حُکُومت اور سارا اِختیار اور قُدرت نیست کر کے بادشاہی کو خُدا یعنی باپ کے حوالہ کر دے گا۔ کیونکہ جب تک کہ وہ سب دُشمنوں کو اپنے پاؤں تلے نہ لے آئے اُس کو بادشاہی کرنا ضرُور ہے۔ سب سے پچھلا دُشمن جو نیست کِیا جائے گا وہ مَوت ہے۔ کیونکہ خُدا نے سب کُچھ اُس کے پاؤں تلے کر دِیا ہے مگر جب وہ فرماتا ہے کہ سب کُچھ اُس کے تابِع کر دِیا گیا تو ظاہِر ہے کہ جِس نے سب کُچھ اُس کے تابِع کر دِیا وہ الگ رہا۔ اور جب سب کُچھ اُس کے تابِع ہو جائے گا تو بیٹا خُود اُس کے تابِع ہو جائے گا جِس نے سب چِیزیں اُس کے تابِع کر دِیں تاکہ سب میں خُدا ہی سب کُچھ ہو۔(1۔کرنتھیوں 15 باب 24 تا 28 آیات)۔ مزید دیکھیں یسعیاہ 65 باب 17 آیت؛ 66 باب 22 آیت؛ فلپیوں 2 باب 9 تا 11 آیات؛ 2۔پطرس 3 باب 13 آیت؛ 1۔یوحنا 3 باب 2 تا 3 آیات؛ مکاشفہ 21 باب 1 تا 5 آیات؛ 22 باب 1 تا 5 آیات۔

وضاحتی مضمون

استعمال

کے لئے

تجاویز کے ساتھ

ایک دن پوری زمین واحد اقرار کے ساتھ گونج اُٹھے گی: "یسوع مسیح خُداوند ہے" (فلپیوں 2 باب 11 آیت)۔ یہ مختصر جملہ بڑا پُر معنی ہے۔ یہ کہنا کہ یسوع "مسیح" ہے یہ کہنے کے مترادف ہے کہ وہ "مسح کیا ہوا" ہے۔ اس سے یہ بھی مُراد ہے کہ وہ موعودہ مسیح ہے جس کا مدتوں انتظار کیا گیا تھا۔ یہ کہنا کہ یسوع خُداوند ہے یہ کہنے کے مترادف ہے کہ وہ حقیقی خُدا اور حقیقی انسان ہے۔ تجسیم معجزات کا معجزہ ہے یعنی ایک حیران کُن بھید۔ خُدا مجسم ہوا۔ حتیٰ کہ اُسے یسوع کہنا یہ کہنے کے مترادف ہے کہ وہ واحد اور اکیلا منجی ہے۔ وہ اِس دُنیا میں اپنے لوگوں کو گناہوں سے بچانے کے مقصد سے آیا۔

"یسوع مسیح خُداوند ہے" ایک عقیدہ یعنی ایمان کا ایک مختصر بیان ہے۔ انگریزی کا لفظ "کریڈ" (*creed*) لاطینی لفظ "کریڈو" (*credo,*) سے مستعمل ہے جس سے مُراد ہے "مَیں ایمان رکھتا ہوں" یہ مختصر عقیدہ بیان کرتا ہے کہ ہم مسیح کی بابت کیا مانتے ہیں۔ بعض تصور کرتے ہیں کہ 1۔ تیمتھیس 3 باب 16 آیت بھی شاید ایک عقیدہ ہے۔ دو وجوہات اس کی جانب اشارہ کرتی ہیں۔ اوّل: پولُس رسول "بڑا در حقیقت، ہم اقرار کرتے ہیں" کی اصطلاح استعمال کرتا ہے۔[27] دوم: اس آیت کے جملے بالترتیب اور شاعرانہ انداز میں لکھے گئے ہیں۔ یہ جملے مجسم مسیح کا جامع خلاصہ بیان کرتے ہیں:

وہ جو جسم میں ظاہر ہوا
اور روح میں راستباز ٹھہرا
اور فرشتوں کو دکھائی دیا
اور غیر قوموں میں اُسکی منادی ہوئی
اور دُنیا میں اُس پر ایمان لائے
اور جلال میں اُوپر اُٹھالیا گیا۔ (1۔ تیمتھیس 3 باب 16 آیت)

یہ بائبل کا نمونہ اہم ہے۔ جب ابتدائی کلیسیا نے مجالس کا انعقاد کیا اور عقائد مرتب کئے تو وہ ایمان کے اقرار کا کوئی نیا طریقہ ایجاد نہیں کر رہے تھے۔ وہ بائبلی روایت کو اختیار کر رہے تھے۔

جب چیلنجز سر اُٹھا رہے تھے تو ابتدائی کلیسیا نے فوری موقف اختیار کیا۔ مزید براں! بہت سارے لوگ تصور کرتے ہیں کہ عبادتی عناصر کی ضروریات یا خالص عبادت کی خواہش نے بھی کلیسیا کو عقائد تحریر کرنے میں اُبھارا۔ یہ خاص کر

---

27 مترجم کی توضیح: یہاں پر انگریزی ترجمہ ESV کا لغوی ترجمہ کیا گیا ہے جہاں مرقوم ہے "great, indeed, *we confess*." جبکہ اُردُو ترجمہ میں لکھا ہے "اس میں کلام نہیں کہ دینداری کا بھید بڑا ہے۔

علم المسیح کے تعلق سے درست ہے۔ مسیح کی شخصیت اور کام کی بنیادی سچائی صدیوں سے مسیحیت کا واضح نشان رہا ہے۔

نئے عہد نامے کے مصنفین بھی مسیح کی شناخت اور کام کی بابت غلط تصورات سے نبرد آزما تھے۔ کلیسیا کی ابتدائی صدیوں میں مختلف گروہوں نے مسیح کی حقیقی انسانیت کو چیلنج کیا۔ عقیدہ بشریت "ڈوسیٹیسٹ"(Docetists) نے یہ دعویٰ کیا کہ مسیح محض انسان معلوم ہوتا ہے۔ دیگر بدعات مثلاً آریوسیت(Arianism) نے مسیح کی حقیقی الوہیت کو چیلنج کیا۔ ایسی بدعت نے یہ دعویٰ کیا کہ مسیح خُدا باپ سے کم تر ہے۔ بعد میں آنے والی بدعات نے مسیح کی دو ذاتوں یعنی حقیقی بشریت اور حقیقی الوہیت کے ایک شخصیت میں متحد ہونے کی بابت غلطی کا ارتکاب کیا۔ ابتدائی کلیسیا نے اِن چیلنجز یا اغلاط کا ردِّ عمل مجالس کے انعقاد اور عقائد تحریر کرنے سے کیا جو بائبل کی تعلیم پر مبنی مسیحی ایمان کی مرکزی سچائیوں کا خلاصہ تھے۔ یہ عقائد ایک بیش بہا قیمت اثاثہ ہیں جو ایک نسل سے اگلی نسل تک منتقل کئے گئے۔ اس لئے آج ہمارے پاس رسولوں کا عقیدہ، نقائیہ کا عقیدہ اور کیلسدون کا عقیدہ موجود ہیں۔ یہ عقائد سرحدی نشان ہیں جو راسخ العتقادی اور بدعت کے درمیان واضح لکیر کھینچتے ہیں۔

یہ عقائد کلیسیا کے لئے فولادی ثابت ہوئے ہیں اور خُدا کے مہربان اور حاکم ہاتھ کے وسیلہ مسیحیوں کو وفاداری سے انجیل کی منادی کرنے میں رہنمائی کرتے آئے ہیں۔ آج یہ عقائد اپنے مستحکم وصف کی وجہ سے ایک گواہی کے طور پر پڑھے جاتے ہیں۔ یہ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ مسیح ہمارے علمِ الٰہی اور ہماری عبادت کا مرکز ہے۔ یہ عقائد کلیسیا کو ایمان کے دفاع کا یوں حکم دیتے ہیں "اُس ایمان کے واسطے جانفشانی کرو جو مقدسوں کو ایک ہی بار سونپا گیا تھا۔"(یہوداہ 1 باب 3 آیت)۔

اس کے علاوہ یہ عقائد مسیح کے کام کو اشارۃً پیش کرتے ہیں۔ یہ پورے طور پر انجیل کی تشریح پیش نہیں کرتے۔ دیدنی کلیسیا میں اصلاح کے وقت ایک حقیقی تقسیم واقع ہوئی۔ اس میں مسیح کا کام کلیدی مسئلہ تھا۔ بالخصوص صرف ایمان کے ذریعے راستباز ٹھہرائے جانے (تصدیق) کا عقیدہ مرکزی تنازعہ تھا جس نے تحریکِ اصلاح کو جِلا بخشی۔ تب کلیسیا پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک کے طور پر تقسیم ہوگئی۔ پروٹسٹنٹ نے صرف ایمان کے ذریعہ راستباز ٹھہرائے جانے(sola fide) کے نظریے کی تصدیق کی جبکہ رومن کیتھولک کلیسیا نے ٹرینٹ کی مجلس کے فرمان کی پیروی کرتے ہوئے صرف ایمان کے ذریعہ راستباز ٹھہرائے جانے کی تردید کی اور اس کے برعکس ایمان کے ساتھ اعمال کو بھی راستباز ٹھہرائے جانے کی بنیاد قرار دیا۔ تحریکِ اصلاح نے ایک اور مسئلہ پر تفریق کو بھی ظاہر کیا جسے کلیسیا اور درحقیقت تمام اشیا پر یسوع مسیح کی اعلیٰ اور واحد اختیار کا نام دیا جاتا ہے۔

ابتدائی کلیسیا کے جملہ عقائد اور تحریکِ اصلاح کے تاکیدی الفاظ کلیسیا کے لئے بائبل انجیل کی منادی کے لئے رہنما اصول مرتب کرتے ہیں۔ عقائد اور مختلف اصلاحی اقرار الایمان ایمان کے خلاصے پیش کرتے اور ایمان اور انجیل کے لئے صراحت پیش کرتے ہیں۔

"کلام مجسم ہوا": لیگنئیر کا علمِ المسیح کا بیان اس دور کی کلیسیا اور خُدا کے فضل سے آنے والی نسلوں کے لئے ماضی اور جملہ کلیسیا اور اصلاحی علمِ الٰہی کے ثمر آور عقائد سے بڑی عاجزی سے مسیح کی شخصیت اور کام کی بابت مختصر مگر جامع بیان پیش کرنے کی کوشش ہے۔ شاید یہ بیان اور اس میں شامل تصدیق و تردید چھبیس شقیں علمِ المسیح کے معاملات پر روشنی ڈالنے اور مزید عمل انگیز بحث کا پیش خیمہ ہونگے۔ ممکن ہے یہ بیان کلیسیا کے لئے استفادے کا ثبوت دے۔ اس بیان میں ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ بیان عوامی اظہار کا باعث ہو۔ ہم اس بات کے متمنی ہیں کہ ہر وہ شخص جو اس بیان کو دیکھے وہ جانے کہ "یسوع مسیح خُداوند ہے"

بیان

اس بیان میں چھ بند یا حصے ہیں۔ پہلا حصہ دو کلیدی الفاظ "اقرار کرنا" اور "مسرور ہونا" کے ساتھ دیباچہ کا کام سرانجام دیتا ہے۔ خُدا نے اپنے آپ کو اور اپنی مرضی کو پاک نوشتوں میں منکشف کیا ہے۔ مگر بعض "پوشیدہ باتیں" ہیں جو صرف خُدا سے علاقہ رکھتی ہیں (استثنا29 باب29 آیت)۔ علمِ الٰہی کے کام میں ہمیں ہمیشہ اپنی حدود سے آگاہ ہونا چاہیے۔ پس ہم انجیل کے بھید اور معجزہ کا اقرار کرنے سے آغاز کرتے ہیں۔ اس بیان کا بنیادی نقطہ تجسیم ہے جسے ہم نے اختصار کے ساتھ "کلام مجسم ہوا" کے الفاظ میں پیش کیا ہے۔ مسیح کی شخصیت فی الفور مسیح کے کام کی پیش رو بنتی ہے اس لئے ہم اجتماعی طور پر مسیح کے نجات کے کام میں شادمان ہوتے ہیں۔

دوسرا حصہ خُدائے ثالوث کے اقانیم کو یکساں مقام دیتے ہوئے مسیح کی حقیقی الوہیت پر زور دیتا ہے۔ یہ حصہ کیلسدونی عقیدہ کے ایک وضاحتی بیان کے ساتھ اختتام پذیر ہوتا ہے یعنی تجسیم سے لیکر ہمیشہ تک مسیح ایک ہی شخصیت میں دو ذاتوں کے ساتھ رہے گا۔

مسیح کی حقیقی بشریت پر زور دیتے ہوئے تجسیم کی توضیح تیسرے حصے کا احاطہ کرتی ہے۔ وہ جس سے مُراد ہے "خُدا ہمارے ساتھ "(متی 1 باب 23 آیت)۔ یہاں پر ہم اُسکی موت اور تدفین کا اقرار کرتے ہیں جو پیدا ہوا تھا۔ وہ عمانوایل ہے، قیامت، صعود اور آمدِ ثانی۔ تجسیم کے تاریخی حقائق موجود ہیں۔

دورِ تحریکِ اصلاح سے حاصل کردہ بصیرت سے تجسیم کے الٰہیاتی حقائق چوتھے حصے میں پیش کیے گئے ہیں ۔ ہمارے لئے یسوع مکمل طور پر فرمانبردار تھا۔ اُس نے شریعت کو پورا کیا(عملی فرمانبرداری) اور شریعت کی سزا پائی(متحمل فرمانبرداری)۔ وہ بے عیب برہ تھا جس نے ہمارے لئے عوضی کفارہ دیا۔ اُس نے تمام نسلِ انسانی کو درپیش سب سے شدید مسئلے کا حل پیش کیا یعنی پاک خُدا کا قہر برداشت کیا۔ یہ حصہ محسوبیت کے نظریے کے ساتھ اختتام پذیر ہوتا ہے یعنی ہمارے گناہ مسیح سے محسوب یا اُس کے ساتھ گنے گئے جبکہ اُسکی راستبازی ہم سے محسوب کی گئی۔ اب خُدا سے ہماری صلح ہو چکی ہے اور یہ خصوصی طور پر مسیح کے ہمارے لئے کام کی وجہ سے ہے۔ ہم راستبازی سے مُلبس ہیں۔

مسیح کا سہ رُخی عہدہ "مُنس ٹرپلکس "(*munus triplex*) ایک فائدہ مند الٰہیاتی تشکیل ہے جو اختصار کے ساتھ مسیح کے کام کو ظاہر کرتی ہے۔ نبی، کاہن اور بادشاہ کے تین عہدے پرانے عہد نامے میں الگ الگ مصالحاتی کردار ادا کرتے تھے۔ یسوع مسیح نے یہ تینوں اپنی شخصیت میں یکجا کر دیئے اور مکمل طور پر اِن کی تعمیل کرتا ہے۔ یہاں پر ہم صرف ماضی میں صلیب پر مسیح کے مصالحاتی کام پر ہی غور و خوص نہیں کرتے بلکہ باپ کے داہنے ہاتھ پر اُس کے موجودہ شفاعتی کام پر بھی غور کرتے ہیں۔

نتیجہ خیز یہ حصہ ایک جامع اقرار کی یوں تصدیق کرتا ہے "یسوع مسیح خُداوند ہے"۔ ہر ایک حقیقی علمِ الٰہی پرستش یا عبادت کی جانب رہنمائی کرتی ہے۔ لہٰذا یہ بیان اس ایک کلیدی فعل "ستائش" کے ساتھ ختم ہوتا ہے یعنی اب مسیح کی عبادت سے ہم اپنے ابدی کام کی تیاری کر رہے ہیں۔

تصدیق تردید کی چھبیس شقیں

اس بیان کے جملے علم المسیح کے مطالعہ میں داخلے کے دروازے ہیں جو مسیح کی شخصیت اور کام پر سیر حاصل بائبلی تعلیم کی جستجو کے لئے ہمیں مدعو کرتے ہیں۔ مزید رہنمائی کے لئے تصدیق اور تردید کی چھبیس شقیں شامل کیے گئے ہیں جن میں

سے ہر ایک شق کے ساتھ بائبلی حوالہ جات پائے جاتے ہیں۔ ہر شق کے لئے ایک پورا حوالہ لکھا گیا ہے اور دیگر معاون حوالہ جات مہیا کیے گئے ہیں۔ یہ شقیں نہایت اہم ہیں۔ یہ مسیح کی شخصیت اور کام کی بائبلی تعلیم کا احاطہ کرتے ہیں۔

شق 1 دیباچہ کی حیثیت سے تجسیم کی تصدیق کرتا ہے۔

شق 2 مسیح کی حقیقی الوہیت کا دعویٰ پیش کرتا ہے جبکہ شق 3 تا 5 بائبل میں مسیح کی ایک شخصیت میں دو ذاتوں پر مبنی علم المسیح مرتب کرتے ہیں۔ شق 6 تا 9 مسیح کی حقیقی بشریت کو آشکار کرتے ہیں۔ شق 10 تا 26 مسیح کی شخصیت سے مسیح کے کام کا رُخ کرتے ہیں۔ اِن کا آغاز نجات کے عقیدے کی تصدیق اور اختتام مسیح کے سہ رُخی عہدے کے کردار سے ہوتا ہے۔

تردیدیں انتہائی اہمیت کی حامل ہیں۔ ہمارے دور میں کسی عقیدے کی تردید غیر مقبول ہے لیکن یہ تصدیق اور تردید کی شقیں متکبر قیاس کا عمل نہیں ہے۔ اس کے برعکس یہ اِس اُمید کے ساتھ پیش کی گئی ہیں کہ کلیسیا بائبلی تعلیم کی محفوظ اور شاداب حدود میں رہے۔ 2۔ یوحنا 9 باب 1 آیت بیان کرتی ہے "جو کوئی آگے بڑھ جاتا ہے اور مسیح کی تعلِیم پر قائِم نہیں رہتا اُس کے پاس خُدا نہیں۔ جو اُس تعلِیم پر قائِم رہتا ہے اُس کے پاس باپ بھی ہے اور بیٹا بھی۔" یہ مسیح کی تعلیم سے آگے نکل جانے یا خُدا کے کلام میں پیش کردہ علمِ الٰہی کی حدود سے تجاوز کرنے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ چھبیس شقیں بیان کی مختلف سطروں پر بکھرتے ہوئے ہمیں مسیح کی بابت بائبلی تعلیم کی گہرائیوں میں لے چلتے ہیں۔

بعض شاید یہ سوال پوچھنے میں حق بجانب ہوں کہ ایک نئے بیان کی آخر ضرورت ہی کیوں ہے؟ یہ ایک عمدہ سوال ہے۔ اس مقصد کی غرض سے ہم بیان کے لئے تین وجوہات پیش کرتے ہیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ کلیسیا کی عبادت اور تعلیم میں قدیم اور جدید چیلنجز کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مددگار ہو گا۔ ہم یہ بھی بھروسہ رکھتے ہیں کہ یہ بیان انجیل کی خدمت کرنے والوں کے لئے حقیقی طور پر اس خدمت میں شامل دیگر لوگوں کو تسلیم کرنے کے اسباب مہیا کرے گا۔ آخر میں ہمیں اِدراک ہے کہ کلیسیا کے لئے مشکل وقت افق پر ہے اور ہم مانتے ہیں کہ یہ بیان ہمیں انجیل کی ماہیت، خوبصورتی، ضرورت اور تقاضا کی یاددہانی کرائے گا۔ اِن تینوں پر غور کریں:

عبادت اور ترقی کے لئے

لیگنئیر بڑی عاجزی سے یہ بیان کلیسیا کے لئے پیش کر رہی ہے۔ ابتدائی صدیوں سے مسیحی کلیسیائی عبادت میں عقائد کا

استعمال کرتے آئے ہیں۔ ہماری یہ اُمید ہے کہ یہ بیان بھی یہی مقصد پورا کرے گا۔ عقائد بائبلی تعلیم کے وسیع افق کی تحقیق کرنے میں مددگار ہوسکتے ہیں۔ یہ بھی اُمید کی جاتی ہے کہ یہ بیان اور چھبیس شقیں کلیسیا میں ایک رہنما کے طور پر مزید بائبلی تحقیق اور تامل کے لئے استعمال کیے جائیں گے۔ مسیح کی شخصیت اور کام کے عقائد کلیسیا کی شناخت اور صحت کے لئے انتہائی اہم ہے۔ کلیسیا کی ہر پشت کو مسیح کی شخصیت اور کام کی راسخ العقیدہ تعلیم کا مطالعہ کرنا اور اس کی تصدیق کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ بیان مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔

انجیل کے مشترک مقصد کے لئے

دُنیا میں غیر جماعتی کلیسیاؤں، تنظیموں اور تحریکیں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور بہت سارے لوگ انجیل پھیلانے کی خدمت میں شامل ہیں۔ بسا اوقات یہ بات پہچاننے میں مشکل پیش آتی ہے کہ کیسے ایک صحت مند شراکت اور اتحاد ممکن ہے۔ شاید یہ بیان مسیح میں ساتھی بھائی اور بہنوں کی شناخت اور انجیل کے لئے مشترک کوشش کو مستحکم کرنے میں کارگر ہو۔

آج جیسے وقت کے لئے

آکسفورڈ کے یونیورسٹی ٹاؤن میں یادِ گارِ شہدا نسب ہیں جو برطانیہ کے کئی مصلحین کی قربانی کی یاد دلاتی ہیں مثلاً تھامس کرینمر (Thomas Cranmer)، نیکلوس ریڈلی (Nicholas Ridley) اور ہیولاٹیمر (Hugh Latimer)۔ یہ رومن کیتھولک کی اغلاط کے برخلاف مقدس سچائیوں کی تصدیق اور اُن پر قائم رہنے کی گواہی کی وجہ سے اُنکے بدنوں کو جلانے کے بارے میں بتاتی ہیں اور یہ یاد دلاتی ہیں کہ وہ نہ صرف مسیح پر ایمان لائے بلکہ اُسکی خاطر اُنہوں نے دُکھ بھی اُٹھائے۔

انہوں نے یسوع مسیح کی انجیل کی پاک سچائیوں کو مانا، اُنکی تصدیق کی اور اُن پر قائم رہے۔ انہوں نے سچائیوں کی شہادت دی، اِن کی منادی کی، اِن کا دفاع کیا اور اِن کے لئے دُکھ اُٹھائے۔ کئی صدیوں کے دوران بہت سارے اِن مصلحین میں شامل ہوگئے۔ جدید مغربی دُنیا میں بڑے پیمانے پر کلیسیا آزادی سے لطف اندوز ہوتی رہی ہے۔ ایسا کب تک رہے گا یہ ایک سوال ہے۔ موجودہ پشت اور آنے والی پشتوں کو مسیح پر ایمان کی خاطر دُکھ اُٹھانے کے لئے کہا جا سکتا

ہے۔اس کے لئے تیار نہ ہونا غیر دانشمندی ہو گی اور یہ بھی کوتاہ اندیشی کی بات ہے کہ آنے والی نسلوں کو اس کے لئے تیار کیے بغیر چھوڑ دیا جائے۔

درحقیقت مسیح کی شخصیت اور کام کی بابت یہ سچائیاں قبول کرنے، تصدیق کرنے ،اِن پر قائم رہنے اور اِن کی خاطر دُکھ اُٹھانے کے لائق ہیں۔ مسیح میں زندگی ہے۔

مسیح کی زمینی زندگی میں ایک ایسا لمحہ تھا جب بھیڑ اُسے چھوڑ کر چلی گئی اور وہ اپنے شاگردوں کے ایک گروہ کے ساتھ تھا۔اُس نے اُن سے پوچھا اگر وہ بھی اُسے چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں۔ پطرس نے گروہ کی نمائندگی کرتے ہوئے یوں کہا: ''شمعُون پطرس نے اُسے جواب دِیا اَے خُداوند! ہم کِس کے پاس جائیں؟ ہمیشہ کی زِندگی کی باتیں تو تیرے ہی پاس ہیں۔ اور ہم اِیمان لائے اور جان گئے ہیں کہ خُدا کا قُدُّوس تُو ہی ہے۔"(یوحنا6 باب68 تا69 آیات)۔ کچھ عرصہ کے بعد بارہ شاگردوں میں سے ایک نے شک کیا۔ یسوع مسیح مصلوب ہوا اور دفن کیا گیا۔ اُس کے جی اُٹھنے کی گواہی دی گئی تھی مگر توماؔ نے اِس پر شک کیا۔ اس کے بعد مسیح توماؔ پر ظاہر ہوا اور اُس نے مسیح زخموں کے نشانوں کو چھوا۔ زخم جو اُس نے ہمارے گناہوں کی خاطر برداشت کیے۔ پھر توماؔ نے اقرار کیا"میرے خداوند میرے خُدا"(یوحنا20 باب28 آیت)۔ اس لئے ہم مانتے ہیں۔ ہم اقرار کرتے ہیں۔

مترجم: ڈاکٹر ایلیاہ عیسیٰ